بسم اللہ الرحمن الرحیم

دسمبر ۱۹۴۷ء ۱۳۶۶ھ ۱۳۲۶ہش

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

لاہور پاکستان

یومیہ شیرازہ

ڈیلی پرچہ

جلد ۱ | ۳۰ ماہ فتح ۱۳۲۶ہش | ۱۷ صفر ۱۳۶۶ھ | ۳۰ دسمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع یہ ظاہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

ملامت حکومت پاکستان کو نوٹس کشمیر سے اپنی فوجیں اپس بلالو ورنہ ۔۔۔۔؟

انڈین ڈومینین کیطرف سے پاکستان کو نوٹس

بدھ تک حملہ آوروں کو کشمیر سے ہٹالیا جائے ورنہ ۔۔۔۔؟

لندن ۲۹ دسمبر رائٹر کو ان کے نامہ نگار مقیم نئی دہلی کی طرف سے ہندوستان و پاکستان کے تعلقات و مسئلہ کشمیر پر ہندوستان کے ردعمل کی بابت ایک اہم اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جسے بڑی لمبی چوڑی سرخی دی گئی ہے۔ نامہ نگار کے بیان کے مطابق اسے نہایت ہی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈین ڈومینین کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان کو ایک نوٹ لکھا ہے۔ اس نوٹ میں تحریر ہے۔ کہ حکومت ہند کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ کشمیر پر حملہ کرنے میں حکومت پاکستان کیطرف سے اسلحہ جات بارود و دیگر سامان ضرورت اور تربیت یافتہ آدمی بطور امداد دیا جا رہا ہے۔ (باقی صفحہ ۳ کالم ۱)

پنڈت نہرو کے لنڈن جانے کی توقع

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ لنڈن آنے کے متعلق پنڈت نہرو کی آمد کا ذکر سرکاری طور پر بہت احتیاط کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ واقف حال کا روایت ہے کہ اگر نہرو وزیر اعظم یورپ آسکے۔ تو ہی پر باہمی مفاد کے مختلف موضوعات کے متعلق گفت و شنید کی کی جا سکتی ہے۔ گلوب

چار لاکھ کا عطیہ

کراچی ۲۸ دسمبر۔ ہز ہائی نس سر آغا خاں نے قائد اعظم ریلیف فنڈ میں چار لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس وقت تک اس رقم میں سے اڑھائی لاکھ روپیہ ہز ہائی نس کی طرف سے وصول ہو چکا ہے۔ ا۔ پ

جماعت احمدیہ قادیان کے جلسہ سالانہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام

ہندوستان میں بسنے والے احمدی اپنی حکومت کے وفادار رہیں

امرتسر ۲۷ دسمبر۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان نے حسب ذیل برقیہ پریس کو ارسال کیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ستاونواں جلسہ سالانہ اپنی معمولی تاریخوں میں (۲۶ تا ۲۸ دسمبر) قادیان میں منعقد کیا گیا۔ چونکہ پابندیوں کی وجہ سے بیرونجات کے احمدی شمولیت نہیں کر سکے۔ اس لئے جو دوست قادیان میں موجود ہیں۔ انہوں ہی نے اس بابرکت مذہبی فریضہ کو ادا کیا۔

چونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) پابندیوں کی وجہ سے خود نفس نفیس اس جلسہ میں شمولیت نہیں فرما سکے۔ اس لئے حضور نے اپنے پیغام کے ذریعہ قادیان کے دوستوں کو ہدایت فرمائی ہے۔ کہ وہ مصیبت کو صبر کے ساتھ برداشت کریں۔ اور دعاؤں اور روزوں کے ذریعہ قوت حاصل کریں۔ حضور نے انڈین یونین میں بسنے والے احمدیوں کو ہدایت فرمائی ہے۔ کہ وہ جس ملک میں آباد ہیں۔ اس ملک کی حکومت کے وفادار رہیں۔

عربوں کی فتح یقینی ہے

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ ہفتہ وار اخبار "نیوز ریویو" میں فلسطین کی تقسیم کے سوال پر نظر ثانی کرتے ہوئے لنڈن میں عرب دفتر کے سیکرٹری مسٹر ایڈورڈ عطیہ رقمطراز ہیں۔ کہ یہودیوں کی طاقت فلسطین کے باہر ہے۔ اسی وجہ سے انہیں تیہوارک کی جنگ میں فتح ہوئی۔ اور انہوں نے کاغذ پر متحدہ اقوام سے یہودی حکومت کے قیام کا فیصلہ کرا لیا۔ دوسری جانب تقسیم کو شکست ہونا یقین ہے۔ کیونکہ عربوں کی طاقت فلسطین اور اس کے چاروں طرف ہے۔ گلوب

فلسطین کیلئے یہود کی قربانی

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ نیویارک سے موصول شدہ اطلاعات ظاہر ہیں کہ آئندہ سال وسیع پیمانہ پر یہودیوں کو فلسطین میں داخل کرنے کی تجاویز پر عمل درآمد کرنے کے لئے ریاست ہائے متحدہ کے یہودی کروڑ پتی جمع کر رہے ہیں۔ لنڈن کا اخبار ایوننگ سٹینڈرڈ رقمطراز ہے کہ یہ رقم ان تمام رقوم سے زیادہ ہے جو امریکن کی کسی پرائیویٹ انجمن نے اب تک جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ گلوب

جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان وزیر امور خارجہ کی اہم تقریر

کراچی ۲۹ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر امور خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان نے اپنے عہدے کا چارج لینے کے بعد آج شام کو پہلی مرتبہ پریس کانفرنس میں فرمایا کہ وزیر امور خارجہ کی تبدیلی سے پاکستان کی خارجہ پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ آپ نے کہا ہماری خارجی پالیسی امن پر قائم ہے۔ ہم تمام دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس وقت تک امن کی کوشش کئے جائیں گے۔ جب تک پاکستان کو خود کوئی خطرہ درپیش نہیں ہوتا۔ آپ نے بیان اسلامی نظریہ کے متعلق پاکستان کی پالیسی کو بیان

(باقی صفحہ ۳ پر)

انڈیا آفس کے اثاثہ کی تقسیم کے لئے تحقیقات

پاکستان کا مطالبہ

لنڈن ۲۷ دسمبر۔ انڈیا آفس کے اثاثہ کی تقسیم کے سلسلہ میں جو کمیشن تحقیقات کریگی۔ اس میں ایف۔ ایم۔ کے رحمن پاکستان کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ جو محکمہ تقسیم کے سیکرٹری ہیں۔ اس کمیشن کے جنوری میں اجلاس شروع ہونگے۔ لارڈ ڈاکرٹ مان کے الفاظ کے مطابق جن بابت کے بہت امکانات ہیں۔ کہ یہ تحقیقات چار یا پانچ ماہ تک جاری رہے۔

انڈیا آفس کے اثاثہ کے اور خاصکر قیمتی ریکارڈ کے متعلق مطالبہ کرنے کے علاوہ پاکستان برطانوی عجائب گھر کی بہت سی اشیاء کا بھی مطالبہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیونکہ ان پر قبضہ کرنے کا واضح طور پر پاکستان کو حق حاصل ہے۔ اس وجہ سے وہ عجائب گھر کی اشیاء کا مطالبہ کرے گا۔ (گلوب)

سر محمد ظفر اللہ خان رنگون جا رہے ہیں

کراچی ۲۸ دسمبر۔ اے پی اے ایجنسی کے نامہ نگار کا سماع ہے۔ کہ سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ (پاکستان) ۴ جنوری کو بذریعہ ہوائی جہاز برما کی یوم آزادی کی تقریب میں شرکت کے لئے رنگون جا رہے ہیں۔

صاحب موصوف ۲۹ دسمبر کو ایک پریس کانفرنس کو ایڈریس کر رہے ہیں۔

مشرقی پنجاب میں ٹیچروں کا مظاہرہ

جالندھر ۲۷ دسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۳۰۰ سکھ ٹیچروں نے جو پاکستان سے آئے تھے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کے مکان کے سامنے مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرہ ۲۹ فروری تک تنخواہیں ادا کئے جانے کا حکم نہ دینے کے فیصلہ کے خلاف تھا۔ کہا جاتا ہے کہ کئی استادوں کو ایک مدرسہ سے تنخواہیں نہیں مل رہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر شریف الحق بی اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس پتیالہ روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کراچی میں جاپانی یوم آزادی

کراچی ۲۹ دسمبر۔ ۱۰ جنوری کو برطانوی دولت مشترکہ سے الگ ہو کر خود مختاری مل جائے گی۔ اس موقعہ پر جاپانی کمشنر کراچی میں جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کریں گے۔ جاپانی کمشنر اس وقت پاکستان میں برما کے سفیر مشن کی حیثیت حاصل کریں گے۔ بعد میں بری ہنسدہ شام کو ایک دعوت کا اہتمام کریگا (رائٹر)

لاہور ۲۹ دسمبر۔ اسلام نے عورت کو جو درجہ دیا ہے۔ اس کی دنیا کو تعلیم دینے کی ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے بیگم تصدق حسین نے کہا کہ پاکستان میں فوری طور پر عورتوں کی ایک نمائندہ انجمن قائم کی جائے کیونکہ اس قسم کی انجمن نہ صرف پاکستان میں عورتوں کو ایک پلیٹ فارم پر لے آئیگی۔ بلکہ وہ پاکستان میں عورتوں کی حیثیت کے متعلق دنیا کو اطلاعات فراہم کرنے کا بھی ایک ذریعہ ہوگی۔

بیگم تصدق حسین نے مزید بتایا کہ اس وقت دنیا میں عورتوں کی ۱۱۳ انجمنیں ہیں۔ جنہیں اقوام متحدہ نے منظور کیا ہے اور جنہیں مشاورتی حیثیت حاصل ہے۔ آل انڈیا خواتین کانفرنس ان انجمنوں سے ایک تھی۔ اور یہی وقت ہے کہ پاکستان میں بھی اس قسم کی ایک انجمن قائم ہو جائے۔

امریکہ میں اپنے تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب بھی انہوں نے متعدد مواقع پر امریکی عورتوں کے سامنے تقریر کی تو حاضرات یہ جان کر کہ اسلام میں عورت کا کتنا بلند درجہ ہے متحیر رہ گئیں (رائٹر)

پاکستانی خواتین کی انجمن بنانے کا مطالبہ

مغربی پنجاب اسمبلی کے امیدواران

لاہور ۲۹ دسمبر۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان اورنگ ممدوٹ ملتان ڈویژن کے جاگیردار علاقہ سے اور سردار شوکت حیات خاں لاہور سے نئے جانے والے جاگیردار علاقہ سے پنجاب اسمبلی کے لئے انتخاب میں حصہ لینے کے گورنمنٹ انڈیا ایکٹ کے خاص اجازت کی رو سے ہیں۔ دونوں صاحبان کو چھ ماہ کے عارضی عرصے کے لئے مغربی پنجاب کے وزیر مقرر کئے گئے تھے یہ میعاد یکم فروری کو ختم ہو رہی ہے (اپ)

قائداعظم کی خدمت میں ایڈریس

کراچی ۲۹ دسمبر۔ قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے ایک ایڈریس کے جواب میں فرمایا مجھے امید ہے کہ اتحاد، اعتماد اور تنظیم کے ساتھ نہ صرف ہم دنیا کی سب سے بڑی باچوں طاقت رہیں گے۔ بلکہ دنیا کی ہر طاقت کے مقابلے کے ہو جائیں گے آپ نے فرمایا کہ ضرورت ہے کہ قومی مفاد کے لئے ہم اپنے انفرادی اغراض اور متحول رنجشوں کو اور رقابتوں کو چھوڑ دیں۔ ہم پر آشوب زمانے میں سے گزر رہے ہیں۔ اور اس لئے لازم ہے کہ ہم اتحاد اور تنظیم میں منسلک رہیں۔

یہ ایڈریس ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کراچی ڈویژن دینے کی طرف سے ان کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ جس نے آپ کی سالگرہ کی خوشی میں آپ کو پارٹی دی تھی۔ پارٹی میں گورنر سندھ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ۔ مس فاطمہ اور وزیر پاکستان مسٹر فضل الرحمان وغیرہ موجود تھے۔ قائداعظم اور مس جناح کے گلے میں ہار ڈالے گئے۔

ہوائی جہاز کا نہایت ہی افسوسناک حادثہ

کراچی ۲۸ دسمبر۔ گذشتہ شب ایک ہوائی جہاز کے تباہ ہو جانے کا نہایت ہی افسوسناک حادثہ ہوا۔ یہ جہاز کراچی سے بمبئی کو جا رہا تھا۔ جب کہ اڑان لینے کے بعد تیس ۳۰ منٹ بعد کوائگی کریک میرین کے ہوائی اڈہ کے پاس گر کر تباہ ہو گیا۔ تمام افسر اور ۳۲ بلاک ہو گئے حادثہ کے بعد فوراً ہی پولیس اور طبی امداد وہاں پہنچ گئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی انسپکٹر جنرل پولیس سندھ۔ اور دوسرے بڑے بڑے افسر وہاں جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔

اس وقت تک صرف ۸ لاشوں کی شناخت ہو سکی ہے جو ان کے واقفین کے سپرد کر دی گئیں بیان کیا جاتا ہے کہ جہاز کی مشینری اور دوسرے پرزے جائے حادثہ سے ایک ایک میل دور تک اڑ کر جا پڑے اور مسافروں کی لاشیں نصف میل پر

غیر ملکوں میں پاکستانی کی پبلسٹی

لنڈن ۲۹ دسمبر لندن میں پاکستان ہاؤس کی افتتاحی کامیابی پبلسٹی کے سیزن میں ہوئی ۲۵ ستمبر ٹرسٹرا روڈ نگ اسٹریٹ میں کھلنے کے بعد زبردست کام کیا جا چکا ہے

اب پاکستان ہاؤس کی لیز پر ایک ہزار کا پاس مہیا کرتا ہے مختلف قومی اور جماعتی اجتماعوں نمبر ممالک ایکسیلنسی سفارتوں اور وسطی اور مشرقی ملکوں کے قونصل خانوں کو دعوت کی جاتی ہیں۔ جنیوا۔ استانبول اور جبل الطارق میں رہنے والے پاکستانیوں کی درخواست پر۔ اس بلیٹن کی نقلیں وہاں بھی روانہ کی جاتی ہیں۔

کشمیر میں ہندوستانی ہوائی جہاز کی تباہ کاری راکٹ کا استعمال

نئی دہلی ۲۹ دسمبر۔ حکومت ہند کی وزارت دفاع کا اعلان منظر عام پر آیا ہے۔ کہ ہمارے ایک ہوائی جہاز نے دشمن پر بیاری کر کے اس کی بہت سی جیپ گاڑیاں اور ٹرک تباہ کر دئے۔ جن کو آگ کے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دئے۔ ہوائی جہاز نے بمبر کے علاقہ میں حملہ آوروں کے کیمپ کو بھی نشانہ بنایا۔ اور متعدد ایسی عمارتوں پر جن میں حملہ آور چھپے ہوئے تھے۔ راکٹ استعمال کئے گئے۔ مذکورہ مقامات پر حملہ آوروں کے حملہ کو ناکام بناتے ہوئے انہیں پیچھے کو دھکیل دیا گیا۔ (اپ)

کراچی ۲۹ دسمبر۔ مغربی پنجاب کی مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کا اجلاس ۳ جنوری لاہور میں منعقد ہوگا۔ (اپ)

پریذیڈنٹ شپ بیانگ کا ئی شک کا عطیہ

کلکتہ ۲۷ دسمبر۔ وسطی بھارتی صوبہ کے گورنر سر مسٹر ہلٹھیڈ رانا تھ ٹیگور اور کلکتہ آرٹ سوسائٹی کے آنریری سکریٹری مسٹر پرانا بیش چندر اسنہا کو ہندوستان اور کلکتہ کے درمیان ثقافتی تعلقات قائم کرنے کی خدمات کے صلے میں پریذیڈنٹ چیانگ کائی شک نے اسکے عزت افزائی کے طور پر تمغہ جات عنایت کئے ہیں۔

یاد رہے کہ سر راتھیندرانا تھ ٹیگور راجندرانا تھ ٹیگور کے بھتیجے ہیں۔ تمغہ جات دینے کی رسمی کارروائی اگلے ماہ کی کسی تاریخ کو کلکتہ میں چینی کونسلیٹ جنرل کے ذریعہ عمل میں آئیگی

یونان میں کمیونسٹ حکومت کا قیام

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ یونان میں جنرل مارکوس کے ماتحت کمیونسٹوں نے علیحدہ حکومت قائم کر لی ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب ممالک اس سے پیدا شدہ صورت حالات کا سنجیدگی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ جب سے روس نے فلسطین کے مسئلہ پر امریکہ کے خلاف رویہ اختیار کیا ہے۔ عرب لیڈر وسط مشرق میں روس کی مداخلت کو تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ چند مہینوں سے عرب لیڈر یہ امید ظاہر کر رہے تھے۔ کہ عرب ملکوں اور یونان کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں گے۔ لیکن اگر یونان میں روسی اقتدار قائم ہو گیا تو اس سے عرب ممالک کی آزادی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ (اپ)

ایک استقبالیہ دعوت

کراچی ۲۶ دسمبر مشرق بعید کے کمانڈر انچیف ایڈمیرل سر آرتھر پاپیسر اور ایم ایس فورڈ خان کے کیپٹن اور آفیسرز کو کراچی بندرگاہ پر ایک استقبالیہ دعوت دی گئی۔ ایڈمرل۔ ایم ایس فورڈ آج شام کو کراچی سے روانہ ہو گئے

پاکستان کے نئے ٹکٹ

کراچی ۲۹ دسمبر۔ پاکستان حکومت ریل اور ریل کا اعلان منظر ہے کہ حکومت پاکستان کے لفافے چھپ چکے ہیں اور تقسیم ہو گا۔ اسوقت جاری کئے جائینگے۔ جبکہ موجودہ لفافے جنہیں پاکستان لکھا ہے ختم ہو جائینگے۔ امید ہے نئے لفافے یکم جنوری ۱۹۴۸ء سے ڈاکخانوں میں فروخت شروع ہو جائینگے (اپ)

لاہور میں بسنے والے پناہ گزین

لاہور ۲۹ دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے آج ایک بیان میں بتایا کہ اس وقت تک ضلع لاہور میں ۱۳ لاکھ رضائیاں اور کمبل پناہ گزینوں میں تقسیم کئے جا چکے ہیں اور ابھی یہ کام نہایت سرگرمی سے جاری ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ ضلع لاہور میں ۹ لاکھ پناہ گزین بسائے جا چکے ہیں جن میں سے ۳ لاکھ لاہور میں اور باقی دیہات میں آباد ہوئے ہیں۔ (اپ)

بغداد ۲۹ دسمبر۔ حکومت عراق نے تمام فوجیوں کی رخصتیں منسوخ کر دیں۔ ایلس بلا لیا ہے۔

گڈول کی پانچویں سالگرہ

لاہور ۲۷ دسمبر۔ گڈول پیسٹی کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر مسٹر ایس ایم شفاعت کی طرف سے ایک پرتکلف چائے مسعلقہ میں دی گئی۔ جس میں حکومت مغربی پنجاب کے بڑے بڑے عہدیدار اور عمائدین شہر نے شمولیت فرمائی۔ اس موقع پر مسٹر طور شید نقوی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مسٹر شفاعت کی خدمات کو سراہا۔

جن کی ان تھک کوششوں سے کمپنی کو یہ کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اس کے بعد سید منظور حسین شاہ ایڈووکیٹ نے بھی تقریر کی۔ جسمیں کمپنی کی حسن کارکردگی کی تعریف کی گئی تھی

Digitized by Ahmadiyya Library, Rabwah.

مجھے اللہ تعالیٰ خاص مشیت کے ماتحت لایا۔ تاکہ مسلمانوں کی ایک مضبوط اور طاقتور حکومت قائم ہو جائے جہاں خدا کی اطاعت اور محمد کی بادشاہت ہو

تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

عید نا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دوسرے روز کی تقریر کا خلاصہ نہایت اختصار کے ساتھ اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

سید نا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع فرمائی۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تلاوت کے بعد الحاج مولوی محمد سلیم صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ عربی نظم فوز من الحانی سے سنائی۔ تین بجے کے قریب حضور نے تقریر شروع فرمائی۔

اشہد، اعوذ حضور نے فرمایا۔ اس روز میں ہمیشہ علمی تقریر کیا کرتا ہوں۔ اور آج بھی میرا ارادہ تھا تقاریر کے اس سلسلہ کو جو پیرو دعائی سے موسوم ہے جاری کرنے کا لیکن چونکہ یہاں مہمانوں کی رہائش کی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ اس لئے میں لمبی تقریر نہیں کرتا۔ البتہ مختصر وقت میں بعض متفرق امور بیان کر دیتا ہوں تفسیر کبیر کی اگلی جلد جو اس وقت چھپ جانی چاہیئے تھی۔ قادیان سے یہاں منتقل ہونے کی وجہ سے صرف النوء میں پڑ گئی ہے۔ سابقہ انگریزی قرآن کریم کے پہلے دس پارے چھپ گئے ہیں۔ سارے ان کی جلد بندی ہو رہی ہے۔ میں اس موقعہ پر مولوی شیر علی صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے ترجمہ وغیرہ کا کام نہایت محنت اور اخلاص کیا۔

تعلیم الاسلام کالج

فتنہ فساد کی وجہ سے بہت سے طلباء کالجوں کے بند ہو جانے اور دیگر مشکلات حائل ہو جانے کی وجہ تعلیم چھوڑ چکے ہیں۔ بے شک مشکلات ضرور ہیں۔ لیکن الدین کو مشکلات برداشت کرتے ہوئے باوجود کی تعلیم کو جاری رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا مستقبل انہیں سے وابستہ ہے۔ سارا اگر آج ہم اس میں کوتاہی کریں گے۔ تو آئندہ ہماری اولادیں فتح و کامرانی کا منہ نہیں دیکھ سکتیں۔ تعلیم بہر حال لازمی ہے۔ اور یہ امر کہ کونسی تعلیم ہو یہ میں آپ لوگوں پر چھوڑتا ہوں۔ البتہ قرآن کریم کا ترجمہ اور حدیث وغیرہ کے ضروری مسائل جاننا ہر احمدی کا فرض ہے۔

چندہ

موجودہ حالات کی وجہ سے ہمارے چندوں پر بہت اثر پڑا ہے۔ کیونکہ اول تو مشرقی پنجاب کی جماعتیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اور دوسرے مغربی پنجاب کے کثیر حصہ کو مہاجرین کا بوجھ اٹھانا پڑا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے مدد کا کام کرنا ہے۔ اور سلسلہ کے بوجھ کو اٹھانا ہے۔ اور اس بارہ میں مشاورت میں جو ہدایات میں نے دی ہیں۔ ان پر عمل کیا جائے۔

مہاجرین کا لبانا

مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ کہ ان کے لبانے کا جو انتظام حکومت نے کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اس وجہ سے کہ تاجروں مشکلات حائل ہیں حالانکہ مغربی ذمین یہ لوگ مشرقی پنجاب میں چھوڑ آئے ہیں۔ اس سے بہت زیادہ یہاں غیر مسلم چھوڑ گئے ہیں۔ اگر ان کو علاقہ وار تقسیم کیا جاتا تو کوئی مشکل نہ ہوتی اور سب کو زمین مل جاتی اب چونکہ ان کو بے تحاشا بھیج دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے بہت سے نقص واقع ہو گئے ہیں۔

ایک نقص تو یہ واقع ہوا ہے۔ کہ زمینداروں نے کیمپوں کو بھی اپنے ساتھ ملا کر زیادہ زمین حاصل کر لی۔ اور دوسرے ان کیمپوں نے کسی دوسری جگہ جا کر اور زمین حاصل کر لی۔ تیسرے زمین کا کثیر حصہ پٹواریوں نے اپنے رشتہ داروں وغیرہ کے لئے زیر زور کر لیا ہوا ہے۔ جو مجھے بعض لوگوں نے پٹواریوں سے ملکر مبدوں کی زمین اپنے نام لکھوا لی ہے۔ کہ وہ پچھلے سال سے ہی اس کی کاشت کرتے تھے۔

بہر حال موجودہ طریق تقسیم میں بہت سے نقائص ہیں۔ اگر اس کو بدل دیا جائے۔ تو سب لوگوں کو تقسیم کرنے کے بعد کچھ زمین بچ بھی جائیگی

پاکستان کی ترقی

فرمایا۔ اس بات سے نہیں گھبرانا چاہیئے کہ اتنے زیادہ لوگ یہاں آ گئے ہیں۔ اور یہ کھائیں گے کہاں سے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ روزی صرف زراعت میں ہی نہیں ہے بلکہ تجارت میں بھی ہے بلکہ زراعت سے بہت زیادہ اس لئے لوگوں کو زمینوں کے پیچھے پڑنے کی بجائے تجارت کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ اور ملک ہمیشہ تجارت سے ہی خوشحال ہوا کرتا ہے

موجودہ حالات کی وجہ سے پاکستان کی ترقی کے ایسے ذرائع پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ بہت جلد یہ ملک سارا دنیا میں بلند مقام حاصل کر لے گا۔ کثرت آبادی ملک کی ترقی میں روک نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ملک کی تمام تر ترقی آبادی کی کثرت سے وابستہ ہے۔

اس کے بعد حضور نے پاکستان اور سندھ حکومت کو مل کر کام کرنے کی اہمیت بیان فرمائی اور فرمایا۔ کہ اس کے بغیر دونوں ملک کما حقہ ترقی نہیں کر سکتے۔

پاکستان کی ترقی میرے ساتھ وابستہ ہے

فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی خاص خلیفۃ کے ماتحت لایا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کی ایک مضبوط اور طاقتور حکومت بن جائے۔ اور ایک دفعہ پھر اسلامستان قائم ہو جائے جہاں خدا کی اطاعت اور محمد کی بادشاہت ہو اور ہم انشاء اللہ اس کو استوار کر کے چھوڑ گے بے شک لوگ اسے مخدوب کی نظر سے دیکھیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں پاکستان کو ذلت کے مقام سے اٹھا کر بلندی کے مقام پر پہنچانا چاہتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میں اس کام کو مکمل کر لوں گا۔ لیکن میں اس عمارت کو بنتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ لوگ اس عمارت کی تیاری کے لئے کمر ہمت باندھ لیں۔ اور ان اہم ذمہ داریوں کو جو آزادی کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں۔ نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیں۔

خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایک ایسا ملک خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا اور کمزور ہے۔ دیدیا ہے۔ جہاں محمد کے نام پر حکومت ہوگی۔ اور اسلام کا دور دورہ ہوگا جب میں یہ سوچتا ہوں۔ تو اپنے غموں کو بھول جاتا ہوں۔ کہ میرا مکان تو چلا گیا۔ لیکن کم از کم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مکان تو بچ گیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو کھڑے ہونے کی جگہ دی ہے۔ آپ بیٹھنے کی فکر و سنجیدگی کی

بیرونی مشن

اس کے بعد حضور نے بیرونی ممالک میں اسلام و احمدیت کی تبلیغ کے حالات بتاتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس سال بیرونی ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیابی ہوئی ہے۔ اور ہمارے مبلغوں نے نہایت اخلاص اور جانفشانی سے کام کر کے جماعت کو بہت بلند مقام پر پہنچا دیا ہے۔ امید کرتا ہوں کہ اس سال وہ اس سے بھی زیادہ اخلاص اور جوش سے کام کریں گے

تجارت کیلئے چندہ

فرمایا۔ جس طرح پر عام چندہ لیا جاتا ہے اسی طرح آئندہ ایک اور چندہ لیا جائے گا۔ جس سے مختلف مقامات پر کارخانے اور دکانیں کھولی جائیں گی۔ اور یہ چندہ ہر ایک کیلئے لازمی ہوگا۔ اس وقت تجارت کا بہت موقع ہے۔ اور قبل اس کے کہ ہندو واپس آئیں تجارت پر قبضہ کر لیں۔ آپ لوگوں کو ہر قسم کی تجارت پر قابض ہو جانا چاہیئے۔ آڑھت کی تجارت بہت فائدہ مند ہے۔ اور اس طرف بہت کم لوگوں نے توجہ دی ہے۔ اس کے بعد حضور نے مختصراً جماعت کو فوجی تربیت حاصل کرنے اور مختلف قسم کی فوجی تنظیموں میں شمولیت کی تلقین فرمائی۔

قادیان کی جدائی کا صدمہ

قادیان چھوٹ جانے پر بعض لوگوں نے نہایت جزع فزع کیلئے بہادر آنسو بہائے ہیں۔ لیکن میں اسے بے غیرتی سمجھتا ہوں۔ یہ رونے کا وقت نہیں ہے بلکہ کام کا وقت ہے۔ میرا آنسو قادیان کے لئے اس دن بہے گا۔ جب میرا دوسرا آنسو خوشی میں کہ میں قادیان فاتحانہ داخل ہو رہا ہوں بیشک بے شک کام کی تکمیل میں صدمے ہیں لیکن ہمیں اپنے مذہب اس دن کے لئے وقف رکھنے چاہئیں۔ جب قادیان لینے کے لئے ٹکٹیں ہجرت اور دوبارہ آنے کے متعلق پیشگوئیاں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں جو قادیان سے ہجرت کرنے کے متعلق تھیں۔ اور اسی مضمون کے اپنے رویا و کشوف بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ جب ان پیشگوئیوں کے وہ حصے جو یہاں سے نکلنے کے متعلق تھے پورے ہو گئے۔ تو ضروری ہے کہ وہ حصے بھی پورے ہوں گے جو قادیان میں دوبارہ آنے اور فاتحانہ داخل ہونے کے ہیں۔

پانچ بجے کے قریب حضور نے جلسہ برخاست کیا

(نامہ نگار)

محکمہ ڈاک و تار کے کام پر نہ آنیوالے عملہ کے خلاف تادیبی کارروائی

محکمہ ڈاک اور تار کے عملہ کے بہت سے آدمی جنہوں نے پاکستان آنا قبول کیا تھا اب تک ان مقامات پر کام کے لئے حاضر نہ ہوئے جہاں ان کا پاکستان میں تبادلہ کیا گیا ہے۔

ڈاک اور تار کے ڈائرکٹر جنرل پاکستان نے اب حکم دیا ہے کہ جو لوگ اپنے مقام تعینات پر یا پاکستان ڈاک و تار آفیسر بمبئی کے پاس ۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء تک نہیں پہنچیں گے۔ ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ اور ابھی مرضی سے آنے والوں کی ملازمت ختم کر دی جائے گی

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۳۰ دسمبر ۱۹۴۷ء

مہاراجہ کشمیر کی مخالفت کیوں؟.....

کچھ دن سے اب یہ خبریں آرہی ہیں۔ کہ شیخ عبداللہ مہاراجہ کشمیر کے علی الرغم کشمیر میں ذمہ دار حکومت قائم کرنے پر زور دے رہے ہیں چنانچہ آپ نے ۲۸ دسمبر کو نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے ریاست کشمیر میں ذمہ دار حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا ہے۔ جس میں مہاراجہ صرف آئینی حکمران کی حیثیت رکھے۔ اس سے زیادہ حکومت سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ "میں پہلے بھی کئی بار اعلان کر چکا ہوں۔ کہ میں صرف اس وقت حکومت کا بوجھ اُٹھاؤں گا۔ جب وہ پوری ذمہ دارانہ ہوگی۔ ورنہ اس سے کم درجہ کی حکومت کی ذمہ داری میں نہیں اُٹھاؤں گا۔"

پھر گاندھی جی نے اپنا ایک پرارتھنا کی بعد کی تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ جموں و کشمیر میں ہزارہا مسلمانوں کے قتل عام ہزارہا مسلمان عورتوں کے اغوا کی ذمہ داری مہاراجہ کشمیر پر عائد ہوتی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ وہ گروہ فوج مہاراجہ کی فوج ہے۔ وہی اس قتل و غارت کا ذمہ دار ہے۔ اسلئے مہاراجہ کو الگ ہو جانا چاہیئے۔

ان دو بیانوں سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے شیخ عبداللہ بھی وہی راگ گا رہے ہیں۔ جو گاندھی جی اسلئے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوستانی یونین کشمیر سے تعلق اپنا روپیہ بڑھانا چاہتی ہے۔

دین یونین کو اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے کہ مہاراجہ کے ساتھ مل کر اس نے اپنے وقار اور جمہوری اصولوں کو سخت نقصان پہنچایا ہے دنیا میں اس وجہ سے اس کی سخت بدنامی ہو رہی ہے۔ اور کہ کشمیر کے معاملہ میں اس کی پوزیشن صحیح نہیں ہے۔ اب وہ اپنی پوزیشن کو دنیا کی نظر میں صحیح کرنے کیلئے مہاراجہ سے بظاہر اپنا تعلق منقطع کرنا چاہتی ہے۔

اس تبدیلی کی ضرورت اسی وجہ سے بھی زیادہ پیش آئی ہے۔ کہ انڈین یونین کو اقتصادی جنگ کا رجحانوں سے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ کشمیر کے لوگوں پر شیخ عبداللہ کا وہ اثر نہیں رہا۔ جو پہلے تھا اور کشمیر کے لوگ جو زیادہ تر مسلمان ہیں۔ اس کو عقائد سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے۔ اور وہ لوگ (خاصکر مسلمان) جو پہلے اُس کے ساتھ تھے اب مہاراجہ کیساتھ اکٹھے ہونے کی وجہ سے اس کے مخالف ہیں۔ یہ تو ایک پہلو ہے اس تدبیر کا جو انڈین یونین کشمیر کے متعلق اختیار کر رہی ہے۔ دوسری طرف اس نے پاکستان حکومت کو ایک نوٹ بھیجا ہے۔ اور آزاد کشمیر کی کامیابیوں کی ساری ذمہ داری پاکستان پر ڈالنا چاہتی ہے۔

اسکے علاوہ کشمیر کے معاملہ میں اور بھی کئی قسم کے دباؤ انڈین یونین نے پاکستان پر ڈال رکھے ہیں۔ یہ بھی سُنا گیا ہے۔ کہ وہ پچھلے کروڑ روپیہ بھی جو سمجھوتہ کے رو سے اُس نے پاکستان کو دینا کیا تھا۔ وہ سلسلہ روک لیا گیا ہے۔ کہ کشمیر کے معاملہ میں اپنی حسب مرضی پاکستان کے ساتھ سمجھوتہ کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

ہماری رائے میں یہ طریقے خواہ کتنے بھی دلچسپ معلوم ہوتے ہوں۔ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کو خوشگوار بنانے میں کسی طرح مفید ثابت نہیں ہونگے پاکستان اور ہندوستان کے معاشرتی تمدنی اور اقتصادی حالات ایسے ہیں۔ کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ الگ چلتے ہوئے کبھی کامیابی کی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتے۔ اسلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے باہمی معاملات کی ایسے خوشگوار اور پسندیدہ طریقوں سے حل کریں کہ کسی طرف کوئی میل دل میں باقی نہ رہے کیونکہ اگر کسی طرف ذرا بھی میل دل میں رہ گئی۔ تو بڑھتے بڑھتے کسی دن خطرناک ہو سکتی ہے انصاف اور دیانت کا ہی ایک صحیح راستہ ہے جو دونوں کے تعلقات کو خوشگوار بنا سکتا ہے۔ اور دونوں ہمسایوں کی ترقی کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

اگر ہمارے لیڈروں نے کچھ وقتی اور عارضی فوائد کیلئے انصاف اور دیانت کا راستہ چھوڑ کر ایک دوسرے پر دباؤ کے ذریعہ سے باہمی معاملات کو حل کرنا چاہا۔ تو یقیناً اس کا نتیجہ دونوں کے لئے اچھا نہیں ہوگا۔ ذرا جو بیچ دلوں میں اب پڑ جائیگے۔ پھر اُن کو کسی طرح سلجھائے نہیں سلجھا جائے گا۔

دعائے مغفرت

:- میری اہلیہ جو سابقین اولین تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں اور پیارے نصیر احمد بلوچستان فرزند حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ کی رضاعی ماں لیں ۲۲ دسمبر ۱۹۴۷ء کو بعد نماز فجر بقائمہ ڈوگراں میں اس دارفانی سے رحلت کر کے اپنے حقیقی مولا سے جا ملی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب سے نماز جنازہ کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار محمد نصیب از بقائمہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

۲) ۲۷ کو لاہور میں چوہدری بدرالدین صاحب آف اودبلہ کی شادی شدہ دختر اقبال خانم اور ان کا جوان بھتیجہ عزیز ظفر اللہ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب بلندی درجات اور مغفرت کیلئے دعا فرمادیں۔ (خادم محمود احمد ناصر اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس کوئٹہ)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء کے مختصر کوائف

مصروفیات کے چند ایام

موجودہ دور کی گوناگوں مشکلات نامساعد حالات اور مجبوریوں کی وجہ سے اس سال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ دو جگہوں میں منعقد کرنا پڑا۔ قادیان کے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد کو کم تھی۔ لیکن اپنی برکات اور احمدیت کے مرکز میں ہونے کی وجہ سے یہ جلسہ اصل تھا۔ اور لاہور کا جلسہ اس کا ظل۔ اور اس لحاظ سے لاہور کے جلسہ کا انتظام بھی ظل تھا۔ اس عظیم الشان اور تنظیم کی روح کو اجاگر رنے والے انتظام کا تجربہ ہر سال قادیان کے عظیم الشان جلسہ میں ہوا کرتا تھا۔ اور جس سے ہر مرد من اپنے ایمان میں تازگی اور جلاء محسوس کیا کرتا تھا۔

جلسہ گاہ

حسب معمول اس سال بھی یہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ جو دھال بلڈنگ کے ملحقہ میدان میں ۲۲۰ × ۱۵۰ فٹ کے رقبہ میں بنایا گیا تھا۔ جس کے چاروں طرف ۱۲ گیلریاں تھیں۔ اور بیچوں بیچ شامیانہ کے نیچے سٹیج تھی۔ جس کے دائیں بائیں معزز مہمانان اور مدعوئین کیلئے ۵۰۰ کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ گاہ سے متعلق جملہ انتظام چوہدری محمد احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ لاہور نے بوجوہ احسن اپنے نائبین اور معاونین کے ساتھ سرانجام دیا۔ باوجود اس کے کہ جگہ کے انتخاب کا فیصلہ بہت دیر میں ہوا۔ پھر بھی جلسہ سے متعلق جملہ انتظامات صرف ۱۲ دن کے اندر تکمیل کو پہنچا دئے گئے۔

تعداد سامعین

الفضل میں جلسہ کا اعلان ہو چکا تھا۔ لیکن تاخیر کی وجہ سے حسب سابق اس دفعہ کوئی پمفلٹ شائع نہ ہو سکا۔ البتہ پروگرام کی ۵ ہزار کاپیاں شائع کی گئیں۔ جن میں سے ۲۰۰۰ پروگرام معزز مہمانان کی خدمت میں لفافہ میں پیش کئے گئے۔ اسی طرح اکثر جرنلسٹوں کو دعوتی کارڈ ارسال کئے گئے۔ جن میں سے بعض تشریف لائے چنانچہ ۲۸ دسمبر کو سامعین کی کل تعداد سوا چھ ہزار تھی۔ یہ وہ تعداد ہے جو جلسہ گاہ کے اندر شمار کی گئی۔ ورنہ جلسہ گاہ سے باہر سڑک تک اور ہر گیٹ پر سینکڑوں آدمی ہر تن گوش تھے۔ جس کی وجہ سے مجبوراً ٹریفک بھی بند کرنا پڑی تھی۔

جلسہ گاہ سے متعلق عام انتظامات

جلسہ گاہ میں صفائی اور آب رسانی وغیرہ کا بہت اچھا انتظام کیا گیا تھا۔ روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی وسیع پیمانہ پر تھا۔ سائیکلوں کے لئے سائیکل سٹینڈ کا انتظام انجمن کی طرف سے تھا گیا ہوں اور فیشن پیشہ لوگوں کیلئے کہ کا انتظام تھا۔ معاونین اور والنٹیرز کی سہولت کیلئے خدام الاحمدیہ

کے زیر انتظام جلسہ گاہ سے ملحق ایک کیمپ ایستادہ کیا گیا تھا۔ جہاں سے بوقت ضرورت خدام اور کارکن لے جا سکتے تھے۔

زنانہ جلسہ گاہ

رتن باغ میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مستورات کے لئے جلسہ کا انتظام تھا۔ مرد جلسہ گاہ سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سارا پروگرام سن سکتے تھے۔ جلسہ میں شامل ہونے والی مستورات کا اندازہ دو ہزار کے قریب کیا گیا ہے۔ بغرض مزید مستورات کے لئے پچاس کرسیوں کا بھی انتظام تھا۔

مختلف شعبوں کی تقسیم

حسب معمول اس دفعہ بھی مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام نظامت ضیافت کے ماتحت مختلف شعبوں میں منقسم تھا۔ جس کی تفصیل یہ ہے:-

جلسہ سالانہ کے نگران اعلیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تھے۔ افسر جلسہ سالانہ جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی۔ ناظر ضیافت اور آپ کی امداد کیلئے جناب مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے۔ ان جناب ملک سیف الرحمن صاحب واقف زندگی بطور نائب افسر جلسہ سالانہ کا کام کرتے رہے۔ دفتر افسر جلسہ سالانہ کے انچارج مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب مولوی فاضل سے مولوی عبدالرحمن صاحب واقف زندگی معاونین کے انچارج تھے اور چوہدری عبدالخلیل صاحب عشرت بطور نمائندہ جماعت لاہور ان کی امداد کر رہے تھے۔

قیام و طعام کا انتظام

قیام و طعام کا جملہ انتظام ناظم جلسہ سالانہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے سپرد تھا۔ آپ کی نیابت میں خانصاحب سید سلطان محمود صاحب شاہد بیع معین قیام و طعام سے متعلق انتظامات سرانجام دیتے رہے۔ ناظم کے ذرائع میں یہ تھے:- مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام۔ تقسیم طعام۔ معائنہ طعام۔ روشنی۔ صفائی۔ مہمان نوازی۔ انتظام لنگر خانہ۔ پہرہ۔ مہمان شماری۔ مختلف شعبہ جات کے لئے معاونین و منتظمین مقرر کرنا اور ان سے کام لینا۔ ہر وقت صبح و شام ہر شعبہ کے افسر سے اسکے کام کی رپورٹ حاصل کرنا۔ اور پھر جملہ شعبہ جات کی مفصل و مکمل رپورٹ افسر جلسہ سالانہ کو بھجوانا۔ خود دورہ کر کے ہر شعبہ کے کام کا معائنہ کرنا۔ ناظم سپلائی سے اپنی ضروریات کے مطابق سامان وصول کرنا۔ صبح و شام کھانے کے وقت اس امر کا خیال رکھنا کہ انتظام طعام وغیرہ میں کوئی نقص تو نہیں رہا۔ اس بات کی نگرانی کرنا کہ کھانا بروقت تیار ہو گیا ہے یا نہیں مہمان نوازوں کے کام کی نگرانی کرنا۔ سونے سے پہلے ہر فرد و گاہ سے دریافت کرنا۔ کہ کسی مہمان کو کوئی ضرورت یا تکلیف تو نہیں ہے۔ اپنے ماتحت افسروں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے کام کے متعلق ہدایات جاری کرنا۔ جو ہدایات انسپر جلسہ سالانہ کی طرف سے ملیں ان کی تعمیل کر کے رپورٹ کرنا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل تمام امور بوجوہ احسن سرانجام دیئے جاتے رہے۔ ناظم کا دفتر جلسہ کے ایام میں ہر وقت کھلا رہتا۔

نظامت مکانات

باہر سے آنے والے دوستوں کے لئے مکانات کی ضرورت کے پیش نظر ایک شعبہ منتظم مکانات کا مقرر کیا گیا۔ جس کے ناظم جناب چوہدری اسداللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لاء تھے۔ پہلے مہمانوں کے ٹھہرانے کا انتظام احباب جماعت لاہور کے مکانات میں مختلف جگہوں پر کیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں اس وقت کے پیش نظر کہ احباب کو کھانا کھانے کے لئے الگ الگ جگہوں سے آنے میں دیر اور تکلیف ہوگی تمام مہمانوں کو ایک جگہ ٹھہرانے کا بندوبست کیا گیا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے گورنمنٹ نے ایک بہت بڑی بلڈنگ دیو سماج ہیڈ کوارٹر نہ ایک ہفتہ مہمانوں کے قیام کے لئے دے دی۔ جس میں قریباً دو ہزار مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا۔ اس بلڈنگ میں مہمانوں کی سہولت کے لئے ہر قسم کا سامان بہم پہنچایا گیا تھا۔

نظامت جلسہ سالانہ

کام کو باحسن طریق سرانجام دینے کے لئے ناظم جلسہ کے ماتحت دو نظامتیں بنا دی گئیں۔ اوّل:۔ نظامت دیو سماج بلڈنگ۔ دوم نظامت رتن باغ ان ہر دو نظامتوں میں مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام مختلف شعبوں کے ماتحت بیکار اگر سرانجام دیا جاتا رہا۔

نظامت رتن باغ

اس نظامت کے ناظم ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی تھے۔ لذا ان کی نگرانی میں آب رسانی صفائی طبی امداد۔ مہمان نوازی۔ سٹور۔ تقسیم طعام کے شعبہ جات تھے۔ جن کے علیحدہ علیحدہ منتظم نائب منتظم اور معاونین تھے۔

نظامت دیو سماج بلڈنگ

نظامت رتن باغ کی طرح دوسری نظامت دیو سماج بلڈنگ میں تھی۔ جس کے نگران صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے اور نائب نگران پروفیسر حمید رسی محمد علی صاحب ایم۔ اے تھے۔ ان کے ماتحت بھی اپنی نظامت کے مختلف شعبہ جات تھے۔ مثلاً انتظام روشنی۔ انتظام مہمان نوازی۔ انتظام لنگر خانہ۔ انتظام سٹور۔ انتظام تقسیم طعام۔ انتظام مہمان شماری۔ انتظام معاونین وغیرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دو نظامتوں میں کھانے وغیرہ کا انتظام تسلی بخش تھا۔ اور مہمانوں کو ہر قسم کی سہولت پہنچانے کی کوشش کی جاتی تھی جس کے لئے منتظمین شکریہ کے مستحق ہیں

نظامت استقبال

اس شعبہ کے ناظم جناب میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے مقرر کئے گئے تھے۔ اس شعبہ نے اپنا کام ۲۵ دسمبر کی صبح سے شروع کیا۔ اور جلسہ کے آخری دن تک قائم رکھا۔ قادیان میں اس شعبہ کا کام قدرے آسان تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ قادیان ہماری اپنی ہے۔ ہمارا اپنا سٹیشن اور اس کا ماحول سب کچھ ہمارا رہے۔ زیر انتظام تھا۔ مگر لاہور میں سٹیشن پر کسی دوست کا ملنا یا کسی احمدی دوست کو پہچاننا ان حالات میں جبکہ گاڑیاں بہت کم ہوں۔ اور گاڑیوں میں غیر معمولی رش ہو۔ ایک مشکل امر تھا۔

اس صیغہ کی تقسیم ناظم استقبال کی طرف سے اس طرح کی گئی تھی۔ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر جانے کیلئے دس پرمٹ حکام ریلوے سے حاصل کر لئے گئے تھے۔ کیونکہ ان دنوں ریلوے پلیٹ فارم بالکل بند ہیں۔ اور پلیٹ فارم پر کسی کا آنا جانا ممکن نہیں۔ چونکہ آجکل ریلوے کی طرف سے کوئی شائع شدہ ٹائم ٹیبل نہیں ہے۔ اس لئے آنے جانے والی تمام ٹرینوں و ڈیزل کاروں کا ٹائم ٹیبل چھپوا لیا گیا تھا۔ تاکہ کارکنوں اور مسافروں کو آسانی کے ساتھ گاڑیوں کی آمد و رفت کا علم ہو سکے۔

ریلوے سٹیشن لاہور پر ۲۴ گھنٹے تک ہمارے دو انسپکٹرز نائب ناظم استقبال مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد کی نگرانی میں موجود رہتے تھے۔ جو ہر وقت بیج لگائے رکھتے تھے تاکہ انہیں بآسانی پہچانا جا سکے چونکہ ریلوے کی طرف سے پلیٹ فارم کے پرمٹ حاصل کرنے میں دیر ہو گئی تھی۔ اسلئے بیرونی جماعتوں کی اطلاع کے لئے پہلا اعلان ۲۲ دسمبر کے الفضل میں اور دوسرا اعلان ۲۳ دسمبر کو شائع کیا گیا تھا۔ کہ احباب کو ہمارے معاونین پلیٹ فارم پر مل سکیں گے اس طرح نظامت استقبال کے کارکن موٹروں اور لیوں کے مختلف اڈوں پر بھی بھیجوا دیئے گئے تھے باوجود اس کے مہمان کثرت سے خود مہمان بلڈنگ میں تشریف لے آتے تھے۔ جہاں سے معاونین کے ذریعہ ان کو ان کی فرودگاہ پر پہنچا دیا جاتا تھا۔

چونکہ احباب کے آنے کا کوئی وقت نہ تھا۔ اس کے مدنظر ناظم استقبال کا دفتر قریباً ۲۴ گھنٹے کھلا رہتا تھا اور ناظم صاحب استقبال اپنے معاونین کے ساتھ ہر وقت دفتر میں موجود رہتے تھے۔ بعض اوقات مہمانوں کی سہولت کی خاطر ناظم استقبال کے دفتر میں ہی جگہ دی جاتی رہی۔

انکوائری آفس

دفتر استقبال کے ساتھ ہی انکوائری آفس تھا۔ یکم جناب اختر صاحب موصوف اپنے معاونین کے ساتھ عمدگی سے سرانجام دیتے رہے۔ انکوائری آفس سے ہر قسم کی معلومات بہم پہنچائی جاتی تھیں۔ علاوہ ازیں گمشدہ اشیاء کا اعلان۔ اور موصولہ اشیاء احباب تک پہنچانا بھی اسی دفتر کا کام تھا۔ دوران جلسہ میں کئی اشیاء کی گمشدگی کا اعلان کیا گیا۔ اور اکثر اشیاء بوصولہ اپنے مالکوں تک پہنچائی جاتی رہیں۔

حفاظت خاص

ملاقات کے دوران میں پہرہ خاص کا انتظام جناب میاں غلام محمد صاحب اختر اور جلسہ کے اوقات میں حفاظت کا انتظام جناب چوہدری اسداللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کے سپرد تھا۔ گیٹ ملاقات اور سٹیج پر ہر دو اصحاب اپنے اپنے معاونین کے ساتھ اس خدمت کو خوش اسلوبی سے سرانجام فرماتے رہے۔

نظامت سپلائی

ہر قسم کی اشیاء کی بہم رسانی کے لئے ایک شعبہ نظامت سپلائی کا تھا۔ جس کے ناظم مکرم شیخ محبوب الٰہی صاحب بی۔ اے اور ان کے نائب عبدالوحید صاحب تھے۔ یہ شعبہ ہر دو نظامتوں کو ہر وقت ہر قسم کی اجناس۔ استعمال کی اشیاء۔ اور دیگر اشیاء کی سپلائی کا ذمہ دار تھا۔

مہمان شماری

ہر شعبہ کا انتظام ہر لحاظ سے تسلی بخش اور قابل ستائش تھا۔ کھانے کی تقسیم میں بعض اوقات وقت پیش آجایا کرتی تھی۔ لیکن جگہ کی تنگی اور دیگر شہری مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں کوئی وقت نہیں دی جا سکتی۔ مہمانان کرام کی فراخ حوصلگی سے منتظمین فوراً اس وقت کو دور کر لیا کرتے تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ہر آنے والا مہمان انجمن کی آن مشکلات سے بخوبی واقف تھا۔ جو ایک اجنبی جگہ میں پیش آ سکتی تھیں۔ اس لئے بہت سے دوستوں نے اپنے قیام و طعام کا انتظام خود اپنے طور پر کر لیا۔ اور لنگر پر بوجھ ڈالنا مناسب خیال نہ کیا۔ اسلئے لنگر خانہ سے کھانا حاصل کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔

ایک وقت میں کھانا لینے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۲۶۶۸ تھی۔ اس طرح جلسہ کے ایام یعنی ۲۵ دسمبر کی شام سے ۲۸ دسمبر کی شام تک لنگر سے کھانا حاصل کرنے والوں کی کل تعداد ۴۰۹۰ بنتی ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور

جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ لاہور نے انجمن کے ساتھ خوش رنگ میں تعاون کیا ہے قابل شکریہ ہے ہر شعبہ اور ہر کام میں جماعت نے مدد کی۔ اور ہر قسم کی ضروریات مہیا کرنے میں پیش پیش رہی فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(رپورٹ سجاد احمد نامہ نگار الفضل لاہور)

چندے کی ادائیگی میں ایک لڑکے ہوئے احمدی کے جذبات

"حضور! میں خدا کے فضل سے اپنا تیرہویں سال کا وعدہ باحسن طریق پورا کر سکتا تھا۔ مگر انتہائی بدقسمتی اور شامت اعمال کے سبب تیرہویں سال کا چندہ نہ دے سکا۔ محض غفلت اور سستی کی وجہ سے وعدہ کی ادائیگی کو اختتام سال پر ملتوی رکھا۔ مگر پھر حالات نے یکدم پلٹا کھایا اور غیر متوقع طور پر موجودہ فسادات میں حادثات کا شکار ہو کر گھر کا سب سامان اور بڑی شاندار دو دکانیں لوٹ لی گئیں۔ اور ہمیں بالکل خالی ہاتھ نکل جانے پر مجبور کر دیا گیا۔ اب میں افسوس پیہم رہا۔ کاش کہ سستی نہ کرتے۔ ابتدائے سال میں ہی تحریک جدید کی رقم ادا کر دیتے۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ دانستہ سستی اور قدرت کے زبردست ہاتھ نے ایک زریں سبق دیا۔ کہ دینی تحریکات میں جو کام فوراً کیا جا سکتا ہے۔ اس میں تاخیر ہرگز نہ کی جائے۔ خدا معلوم حالات کیا سے کیا ہو جائیں۔ بعد میں اس نیک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق ملے بھی یا نہ۔ حالات ناسازگار ہیں۔ کاروبار کے شروع کرنے کا کوئی انتظام نہیں بیکار بیٹھے ہیں۔ حضور کی تحریک کے مطابق اور خدا تعالیٰ سے پوری امید اور ہر دو سر کہتے ہوئے چودھویں سال کا وعدہ پانچ پیسہ اضافہ سے ۱۵/- کا پیش حضور ہے۔

تیرہویں سال کا وعدہ کی رقم اپنی امانت فنڈ سے ادا کرتا ہوں۔ خدا گواہ ہے۔ کہ وعدہ کی رقم کے برابر میں موجود ہے۔ شیطان نے دھوکہ تو بہت دیا۔ کہ تھوڑی سی پسندیدہ رقم رکھو کام آئیگی۔ مگر دل نے کہا۔ کہ خدا کے دین کا فرض سب سے پہلے ہے۔ اس کے بعد اپنے ذاتی اخراجات۔ پس امانت تحریک جدید سے تیرہویں سال کی رقم ادا کرتا ہوں۔ اور حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اور حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

وہ احباب جن کے تیرہویں سال کے وعدے کی رقم واجب الادا ہے۔ وہ اپنی ضرورت کو موخر کرتے ہوئے اپنے وعدہ کی رقم اپنے اوپر تنگی ڈال کر بھی جلد تر ادا کریں۔ کیونکہ تعلیقی فنڈ کے لئے وعدوں کا پورا ہونا ضروری ہے۔

خاکسار وکیل المال تحریک جدید

شکریہ

میرے مغربی افریقہ میں تقریباً پندرہ برس تک فریضہ تبلیغ احمدیت بجا لانے کے بعد لمبی میں واپس اور اور اس مقدمہ میں فتحیابی پر جو خوشی الفین نے وال لیگوس میں ہم پر ظاہر کی ہوا تھا۔ بہت سے احباب نے تحریراً اور زبانی مبارک باد کہی۔ میں ان سطور کے ذریعہ سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہوا۔ اسکے بعد اپنے مطاع اعلیٰ امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور ان تمام احباب جماعت کا جنہوں نے برادرانہ محبت کا ثبوت دیتے ہوئے مندرجہ بالا دو امور پر اظہار مسرت فرمایا شکریہ ادا کرتے ہوئے جزاھم اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی خاکسار کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (خاکسار فضل الرحمن حکیم فضل احمد مبلغ مغربی افریقہ)

مولوی رفیع الدین صاحب کہاں ہیں!

میرے حقیقی بھائی مولوی رفیع الدین صاحب فاضل محمد دارالعلوم قادیان عرصہ تین ماہ سے عدم پتہ ہیں۔ اسلئے اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو دیکھیں تو وہ فوراً مطلع کریں۔ (زین العابدین سکنڈ ماسٹر مڈل سکول بھمن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل شکریہ آنریری انسپکٹران بیت المال

گذشتہ سے پیوستہ ماہ میں بذریعہ اعلان احباب جماعت سے درخواست کی گئی تھی کہ جو دوست بیت المال کے کام سے دلچسپی رکھتے ہوں اور آنریری طور پر کچھ دن کے لئے خدمات سلسلہ کرنا چاہتے ہوں۔ اپنے نام بیت المال کو بھجوا دیں۔ چنانچہ بعض احباب نے اپنے آپ کو خدمت سلسلہ کے لئے پیش کیا۔ ان میں سے ایک چوہدری نادر علی خان صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخوپورہ ہیں۔ انہوں نے ۱۳ نبوۃ سے ۲۳ فتح تک بیت المال کے محصل کے طور پر کام کیا۔ اس عرصہ میں انہوں نے بارہ جماعتوں کا سائیکل پر سفر کیا۔ اور ۱۷۶۹ روپیہ مختلف چندہ جات کا وصول کر کے داخل خزانہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور سلسلہ کی مزید خدمت کا موقعہ عنایت فرمائے۔

اسی طرح بیت المال کی طرف سے مختلف جماعتوں کے معائنہ کا کام چوہدری محمد عمر صاحب ہیڈ کلرک موٹر ڈویژن پر انچ لاہور کئی سالوں سے آنریری طور پر کر رہے ہیں۔ یہ بھی اپنے حلقہ کی جماعتوں کا دورہ سائیکل پر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر دے سلسلہ کے کاموں سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے احباب اپنا نام نظارت بیت المال کے ثبت کرنے کے لئے پیش کرنا چاہیں۔ وہ نظارت بیت المال سے خط و کتابت فرمائیں انشاء اللہ ان کے حسب حالی ان کو کام دیا جائے گا۔ اور اس طرح ان کو ثواب کا موقع بھی ملتا رہے گا۔ (ناظر نظارت بیت المال)

اے آدم اے مریم۔ اے احمد

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ — یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ
یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ — نفخت فیک من لدنی روح الصدق

"اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع ہے۔ اور رفیق ہے۔ جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے"

یعنی ایک آدمی ایک سچا مسلمان چاہتا ہے کہ قرب الٰہی کو حاصل کرے۔ تو اس کی آسان اور مسہل راہ یہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامل پیروی کرے۔ صحبت کے ہر ارشاد کی تعمیل اس رنگ میں کرے جس رنگ میں اس سے مطالبہ کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ "ہر ایک شخص جو اپنے تئیں جماعت خدا میں داخل سمجھتا ہے اس کیلئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہوار ایک پیسہ دیدے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے۔ وہ ایک روپیہ ماہوار دے ....."

یعنی اگر وہ مقام کو چاہتے ہو جس کا اوپر وعدہ دیا گیا ہے۔ تو مالی لحاظ سے اپنی حیثیت کے مطابق قربانی کرو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موجودہ حالات کے ماتحت سلسلہ کے مصارف چلانے کے لئے فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاسویں صدی آمد ہونی چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق دے۔

حضرت ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو تین ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن گنتی کے پندرہ بیس دوستوں کے علاوہ کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی ہی نہیں۔ بلکہ اپنے ذمہ چندوں کی ادائیگی سے بھی غفلت برتی جا رہی ہے۔ اس میں قصور عہدہ داران کا بھی ہے یا افراد جماعت کا لیکن مرکز میں وصولی کی رفتار نہایت درجہ گر گئی ہے۔

گیارہ دوست جنہوں نے اپنے ذمہ کا زمی چندوں (حصہ آمد یا چندہ عام اور جلسہ سالانہ) کی بھی ادائیگی نہیں کی۔ وہ اپنے آپ کو کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں جس کے مخاطب ہیں۔ کہ اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد۔ تو اور جو تیرا تابع اور رفیق ہے۔ جنت میں بھی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی۔ (ناظر نظارت بیت المال)

انٹرنیورسٹی بورڈ کی تشکیل!

پاکستان میں قطعی کانفرنس میں منظور شدہ قرارداد کے مطابق ایجوکیشن ڈویژن (دولت داخلہ) ایک انٹرنیورسٹی بورڈ کی تشکیل کے سلسلہ میں تدبیریں اختیار کر رہا ہے۔

یہ بورڈ یونیورسٹیوں کے نامزد ارکان پر مشتمل ہوگا۔ اور اس بالفاظ ان کی ایک مجلس قائمہ کی رہنمائی میں کام کرے گا۔ کانفرنس نے تجویز کی ہے۔ کہ بورڈ کے اخراجات مرکزی حکومت اور یونیورسٹیوں میں تقسیم ہوں۔ ایجوکیشن منسٹر نے اب پاکستان کی یونیورسٹیوں کو لکھا ہے کہ وہ اپنے نمائندے نامزد کرنے کی کارروائی شروع کر دیں۔ تاکہ انٹرنیورسٹی بورڈ اپنی سرگرمیوں کا جلد جلد آغاز کر سکے

پاکستان میں ٹڈیوں کی صورت حال

پودوں کے تحفظ اور کے بہبود کی جلدی کردہ رپورٹ کے مطابق جو ۱۵ دسمبر ۱۹۴۷ء کو ختم ہونے والے ہفتے کے بابت ۱۰۱۔ نومبر ۱۹۴۷ء کو کلی مائل زرد رنگ کی ٹڈیوں کا ایک ملکہ سادل جو بالائے مربع میل تھیل میں پھیلا ہوا ہے۔ اور ظاہراً کسی بیرونی ملک سے آیا ہے۔ لیٹوکان دلوچستان کے قریب گوادر کے ساحل پر پایا گیا متذکرہ بالا ذیل کے آنے کی وجہ سے مقامی ٹڈیوں کی تعداد میں بھی زبردست اضافہ ہو گیا۔ اور نومبر کے آخری ہفتہ میں بستی میں ٹڈیوں کی تعداد ۱۲۰۰ فی مربع میل تک پہنچ گئی مگر دسمبر کے پہلے ہفتہ میں یہ آبادی تتر بتر ہونے کے بعد پستی میں ۱۲۰ مربع میل تک گر گئی۔

زیر تبصرہ پندرہ دنوں میں رحیم یار خان اور جھنگ کے علاقوں میں بالترتیب ۱۰ اور ۲۴ سینٹی میٹر بارش ہوئی۔ اگر بابر سے اور ٹڈیاں آئیں اور ٹڈیوں کے انڈے سازگار رہے۔ تو ممکن ہے۔ کہ ٹڈیاں اس موسم بہار میں نکلیں۔ مغربی پنجاب۔ سندھ اور پاکستان کی ریاستوں سے ٹڈیوں کی سرگرمی کی کوئی اطلاع نہیں ملی

(روزنامہ خوراک۔ زراعت و صحت۔ حکومت پاکستان)

پاکستان کے مویشیوں کی برآمد

کراچی ۲۴ دسمبر۔ پاکستان نے ۱۹۴۷ء جھنگاری مویشی ۷۹۰ ال سندھی بیل اور ۳۰۰ ال سندھی گائیں منیلا اور فلپائن ریپبلک کو بھیجی ہیں۔ دیگر ممالک سے بھی پاکستانی مویشی بھیجنے کی درخواستیں آئی ہیں۔

نوٹس

کپڑا دھونے والے صابن کے تھوک فروش بیوپاریوں سے کراچی سے مغربی پنجاب صابن کی برآمد کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو لوگ اس کام کا ارادہ رکھتے ہوں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ڈائرکٹر سول سپلائیز رابرٹس کلب لاہور کے پتے پر ۱۵ جنوری سے پیشتر درخواستیں بھیجیں جس میں مندرجہ ذیل کوائف درج ہوں۔ ان درخواستوں پر باقاعدہ ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا سول سپلائیز آفیسر کی تصدیق ضروری ہے۔

۱۔ آمدنی ٹیکس کی کل رقم جو گذشتہ تین سال میں ادا کی گئی ہے۔

۲۔ آیا درخواست دہندہ کی مالی حیثیت مضبوط ہے اور اس کا کاروبار اچھا ہے۔

۳۔ صابن کی کل مقدار جو وہ کر رہے۔

38

جاری کردہ

سول سپلائیز ڈیپارٹمنٹ (مغربی پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر کے متعلق ہندوستانی حکومت کے الزامات کی تردید

لاہور ۲۹ دسمبر۔ کشمیر مسلم ایسوسی ایشن دارجیلنگ کے سیکرٹری مسٹر خان نے اوریئنٹ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے ہندوستان کی کشمیر میں مداخلت کی مذمت کی ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ مداخلت تمام جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔

آپ نے کہا کہ ہندوستان کا الزام ہے۔ کہ پاکستان ہندوستان کے خلاف آزاد کشمیریوں کی مدد کر رہا ہے۔ حالانکہ بات دراصل یہ ہے کہ کشمیری مسلمانوں کے بہت سے رشتے دار پاکستان میں رہتے ہیں۔ جو نہ صرف فون سپاہ گری سے اچھی طرح واقف ہیں بلکہ پچھلی جنگوں میں عہدہ دار جنگ میں لڑ چکے ہیں اور یہ لوگ کشمیریوں کی مدد کو پہنچے ہیں

سردار پٹیل کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ شخص کشمیر میں دس سال تک لڑائی جاری رکھنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ مگر اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ انگریز پچھلے سو سال میں بھی پٹھان کو مطیع نہ کر سکے اور ہندی کو تو صدیوں تک اس بات کا خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان کی حکومت نے وزیر اعظم افغانستان کو مدعو کیا ہے۔ تا کشمیری مسلمانوں کے خلاف اس کو اکسایا جائے مگر مجھے یقین ہے کہ وزیر اعظم فراست سے کام لیتے ہوئے ان کے جال میں نہیں پھنسیں گے۔ اور اپنے بھائیوں کے خلاف ہرگز نہیں کھڑے ہونگے۔

عربوں اور مسلمانوں کو تعاون کرنا چاہیئے

بغداد ۲۹ دسمبر۔ بغداد میں مجلوب سے ایک انٹرویو میں افغانستان۔ پاکستان اور ہند میں مشرقی علوم کے پہلے وزیر مختار محمود الشریف پاشا نے کہا کہ ایک مین الاقوامی مالک کی صورت میں عرب اور مسلمان ملکوں کا تعاون ضروری ہے

انہوں نے مزید کہا کہ مسئلہ فلسطین اسی سلسلہ کا پہلا قدم ہے اور عربوں اور مسلمانوں کے تعاون سے فلسطین کو ایک عرب ملک کی حیثیت سے برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ (مجلوب)

اعلان ضروری

لاہور ۲۹ دسمبر۔ لاہور شہر اور مضافات میں نافذ کی جانے والے حکم کا اعلان ضلع ہے۔ کہ تمام ہم وہ لوگ جن کو فصیل کے اندر دفعات تقسیم کی گئیں ہیں۔ اپنے قبضہ اجازت نامے پانچ جنوری تک کمیٹی والے محکمہ کے دفتر سرگنگا رام ہسپتال اور مون شاہ عالمی گیٹ میں پیش کریں۔ تا کہ اس پر سٹی مجسٹریٹ صاحب بہادر تصدیق کر کے اپنے دستخط کر دیں۔ اگر ایسے اجازت نامے پانچ جنوری تک دفتر میں پیش نہ کئے گئے۔ تو وہ ناجائز قبضہ کئے جائینگے۔

تقسیم فلسطین کے متعلق اقوام متحدہ کا قابل معنی خیز ہے

نیویارک ۲۸ دسمبر۔ تقسیم کی تجویز کو نافذ کرنے کے لئے دو قوموں کا ایک کمیشن قائم کرنے کے متعلق اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کے بعد کافی طویل عرصہ گذر گیا ہے۔ یہ وقفہ عرب و یہود خوض کے نقطہ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہ وقفہ قابل اور شکوک کا حامل ہے تین ہفتے پیشتر فلسطین کے متعلق کارروائی کے دوران جنرل اسمبلی کے آخری ایام میں جن باہمی کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ اس کے برخلاف خاموشی کا یہ وقفہ قابل ذکر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقفہ کے متعلق یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ اصل تو یہ سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ گو جیسے عرب حکومتوں کی کانفرنس اور مشترکہ پروگرام نے سمجھا یا ہے) اس حقیقت کے باوجود کہ جنرل اسمبلی نے اسے جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا تھا تقسیم اسی وقت قابل عمل ہو سکتی ہے۔ جب کہ ہیروفی افواج کامیابی کے ساتھ اسے نافذ کر سکیں۔ دوسرے چونکہ عربوں کی جانب سے غیر معقول جذبات کا اظہار ہو رہا ہے۔ اسلئے حکومتیں۔ یا ان کے نمائندے یہ جانتے سے قبل کہ کمیشن کن حالات اور کس منہاج کے تحت کام کرے گا۔ اقوام متحدہ کے کمیشن میں خدمات کی بجا آوری کے لئے بہت کم آمادگی کا اظہار کر رہے ہیں۔

اب تک کمیشن کی تشکیل نہیں ہوئی۔ اور افواہ ہے کہ پولینڈ کمیشن میں شرکت نہیں کریگا۔ امریکی صیہونیوں میں ایک قابل ترین ضمیر نگار نے تحریر کیا کہ ہیلن کے مقصد میں کسی قسم کا ابہام یا گنجلک نہیں ہے۔ بلکہ وہ بالکل واضح ہے۔ وہ تقسیم فلسطین کی تجویز کو ختم کرنے کا خواہاں ہے"

"نیویارک ٹائمز" کے ایک نامہ نگار نے بیان کیا کہ برطانوی نوآبادیات میں ایک خیال یہ ہے کہ یہودیوں کے لئے یہ یقین کرنا ناممکن ہے کہ برطانیہ کے پاس اتنی طاقت ہونے کے باوجود وہ اس پر قرار۔ کھنے کے لئے اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا جو وہ اس وقت کر رہا ہے۔

محکمہ ڈاک اور تار کے کام پر آئندہ سے عملہ کے خلاف تادیبی کارروائی

کراچی ۲۹ دسمبر۔ محکمہ ڈاک و تار کے عملہ کے بہت سے اردو ہندو نے پاکستان آنا قبول کیا تھا اب تک ان مقامات پر کام کے لئے حاضر نہیں ہوئے۔ جہاں انکا پاکستان میں تبادلہ کیا گیا ہے

ڈاک افسار کے ڈائریکٹر جنرل۔ پاکستان نے اب حکم دیا ہے کہ جو لوگ اپنے مقام تعینات پر یا پاکستان ٹرانسفر آف بمبئی کے پاس دار جنوری ۱۹۴۸ء تک نہیں پہنچینگے۔ ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ اور اپنی مرضی سے نہ آنے والوں کی ملازمت ختم کر دی جائیگی۔

تقسیم کے بعد فرقہ وارانہ جماعتیں سیاسی اغراض کے لئے بیکار ہیں

لکھنؤ ۲۸ دسمبر۔ بیگم اعزاز رسول سیکرٹری مسلم لیگ پارٹی ہندوستان دستور ساز اسمبلی نے ایک بیان میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مسلم لیگ کو اب اپنی سیاسی سرگرمیاں چھوڑ دینی چاہئیں مگر مسلمانوں کے باقی حقوق کے تحفظ کے لئے مسلم لیگ کا قیام ضروری ہے۔ آپ نے کہا کہ چند دن پہلے میرا مسلم کانفرنس میں شرکت کا فیصلہ تھا۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ مسلمانوں کو ملک اپنے مستقبل کے لئے پروگرام مرتب کرنا چاہیئے۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد فرقہ وارانہ جماعتیں سیاسی اغراض کے لئے بیکار ہیں ایسی جماعتوں کی سیاسی حیثیت کو برقرار رکھنے سے حکومت کو شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ اسلئے میرا خیال تھا کہ مولانا آزاد کی جاری کردہ قومی کانفرنس میں شرکت کروں۔ قائداعظم بولین مسلم لیگ کے کنوینر محمد اسماعیل صاحب کی ہدایت کے مطابق میں نے شرکت نہیں کی۔ مجھے ان کی ہدایت سے اختلاف ہے مگر مسلم لیگ کی ذمہ دار رکن ہونے کی وجہ سے میرے لئے لازم ہے کہ میں ان کی ہدایت کی تعمیل کروں۔ اپنے کہا کہ مسلم لیگ کی ہونے والی کانفرنس میں میں اپنے خیال کے مطابق فیصلہ کرانے کی کوشش کرونگی اگرچہ سب نے مسلم لیگی میرے خیال کے ہونگے مگر ہم خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ ہم کو یکشنگ کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیئے

(پ)

برطانوی فضائی یونیورسٹی میں پاکستانی طلباء کی کامیابی

لندن ۲۸ دسمبر۔ بمبل ساؤتھ ہیمپٹن میں حب سے فضائی وزارت کے زیر اہتمام برطانیہ کی فضائی یونیورسٹی کا سلسلہ ۱۹۳۱ء میں انعقاد ہوا ہے ہندوستان پاکستان کے کئی سو طلباء پر فخر اور تمغیں قریبت کے ہر شعبہ کے نصاب کو کامیابی کے ساتھ پورا کر چکے ہیں۔

اس وقت جو طلباء یہاں ہیں ہوا بازی اور آواز اور ریڈیو کی انجینیرنگ کے لائسنس (اجازت نامے) حاصل کرنے کے سلسلہ میں ممتاز ہیں۔ ان میں ہندو اور پاکستان کے طلباء کو بھی خاص حیثیت حاصل ہے۔ (مجلوب)

سردار شوکت حیات خاں کا دورہ

لائلپور ۲۹ دسمبر۔ مغربی پنجاب کے وزیر دیہات سردار شوکت حیات خاں نے لائل پور کے نئے آباد گزین کیمپ کا معائنہ فرمایا۔ جو سرحدیوں کے میدان میں ہے۔ اسی طرح آپ نے ڈی اے وی کالج خالصہ کالج کے کیمپوں کو بھی دیکھا۔ اور بے گھر مصیبت زدہ جاپرین کی امداد کے لئے ہدایات دیں۔ امریکن میڈیکل مشن ہیضہ کے خلاف تدابیر کر رہا ہے۔ اسی طرح دوسری بیماریوں کی روک تھام کی بھی کوشش جاری ہے۔ حالات امید افزا نظر آتے جاتے ہیں۔ (پ)

پارلیمنٹری لیڈر شپ کا خاتمہ

راولپنڈی ۲۹ دسمبر۔ مغربی پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں افتخار الدین نے۔ ایک پبلک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر عوام کی بہبودی کے لئے کوئی کام سرانجام نہ دیا گیا۔ تو موجودہ پارلیمنٹری لیڈر شپ ختم کر دی جائے گی۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ صوبائی گورنمنٹ کو مجبور کریں کہ وہ عوام کی فلاح و بہبودی کے لئے ریڈیکل طریق کے اقدام اٹھائے۔ میاں افتخار الدین گجرات سے یہاں آئے تھے۔ اور اب آپ ہنجروں کا کیمپل پور تقریر کریں گے۔ امید ہے کہ واپس پر بھی راولپنڈی میں تقریر کریں گے۔ (پ)

سعودی پٹرول کے متعلق سرکاری اعلان

دمشق ۲۸ دسمبر۔ شاہ ابن سعود کے حالیہ بیان کا کہ وہ سعودی عرب میں امریکی پٹرول کی مراعات کا بالحاظ فلسطین میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے تحفظ کریں گے ذکر کرتے ہوئے دمشق میں سعودی عرب کے قونصل خاد کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا کہ اس قسم کی اطلاعات سے بہت محتاط رہنا چاہیئے خاص کر اس لئے کہ اس قسم کی افواہیں عربوں میں انتشار پھیلانے کے مقصد سے مشتہر کی جاتی ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ پٹرول کی مراعات کے متعلق ایک سرکاری اعلان جلد ہی جاری کر دیا جائے گا۔

(مجلوب)

درخواست دعا

مولوی علی محی الدین صاحب مدرس کی نہایت سعید فطرت اور ذہین لڑکی عمر فرزند مسمی خیبل احمد سلمہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں متمنی ہوں۔ کہ اس عزیزہ کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔

خاکسار: محمد مسعود الحسن

آئی سی ایس۔ لاہور

پانی کے ذخیرہ میں زہر ملانے کی کوشش

دہشت پسند یہودیوں کی گرفتاری

۲۸ دسمبر۔ صوبہ یروشلم میں بیت نبالا کے پانی کے ذخیرہ میں کوئی دوا ڈالتے ہوئے ایک فلسطینی یہودی کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس ذخیرہ کا کیمیائی تجزیہ ہونے تک آبادی کو اس ذخیرہ کا پانی استعمال کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے گو بعد ۲۸ دسمبر۔ حکومت عراق نے دو ڈاکٹروں اور ایک نرس پر مشتمل ایک طبی مشن کو یمن کے لئے روانہ ہونے کی اجازت دے دی ہے (گاڈ یہ)

وزیر اعظم سیلون کی پنڈت نہرو سے ملاقات

نئی دہلی ۲۸ دسمبر۔ پنڈت نہرو اور وزیر اعظم سیلون کے درمیان دو گھنٹے تک تجارتی معاملات پر گفتگو ہوتی رہی۔ اگلی صبح پھر ان کی ملاقات ہوئی اس کے بعد فریقین نے ایک دوسرے کی دعوت کی۔ (و۔ پ)

قیام برما یونین کی خوشی میں ایٹ ہوم

کراچی ۲۸ دسمبر۔ برمائی کمشنر مقیم کراچی (پاکستان) ۴ جنوری کو برما یونین کے قیام کی خوشی میں کراچی میں ایٹ ہوم دے رہے ہیں۔ (و۔ پ)

ڈاکٹر کرپلانی بمبئی میں

بمبئی ۲۸ دسمبر۔ ہندوستان کے وزیر پناہ گزیناں کے سیکرٹری مسٹر کرپلانی پناہ گزینوں کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے کل بمبئی میں آئے۔ وہ اپنے اس مختصر قیام میں پناہ گزینوں کے کیمپ کا معائنہ کریں گے۔ (و۔ پ)

بقیہ صفحہ اول ۔ وزیر امور خارجہ کی تصریحات

گوتے ہوئے بتایا کہ ہم تمام اسلامی ممالک سے سیاسی رابطہ اتحاد کو مضبوط اور مستحکم بنانا چاہتے ہیں لیکن کسی سیاسی فیڈریشن کے خواہاں نہیں۔ آپ نے اس سوال کا جواب کہ آیا پاکستان نے سردار محمد ابراہیم کو آزاد کشمیر گورنمنٹ کا پریذیڈنٹ تسلیم کر لیا ہے جواب دیتے ہوئے کہا کہ کسی حکومت کو تسلیم کرنے کے لئے ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ پاکستان تو کشمیر کے بارے میں اپنے رویہ کو واضح طور پر ظاہر کر چکا ہے۔ اسی طرح آپ نے انڈونیشیا کی حکومت کو تسلیم کرنے کے متعلق فرمایا کہ ابھی اس کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ بین الاقوامی قوانین پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے گو کہ پاکستان نے انڈونیشیا کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کر دیا ہے مگر وقت آنے پر پاکستان کسی سے پیچھے نہیں رہے گا۔ آپ نے تعلقات کے پاکستان میں شامل ہونے کے متعلق بتایا کہ پاکستان کا سلوک اس کے ساتھ بھی ویسا ہی ہوگا جیسا کہ اور ریاستوں کے ساتھ۔ ہم اس کے ساتھ دوستانہ طریق پر معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ کشمیر کے بارے میں آپ نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ کشمیر کے عوام کی آزادی بہر صورت قائم رہے۔ اور اپنے مستقبل کا فیصلہ وہ خود کریں۔ جونا گڑھ اور کشمیر ابھی تک کسی قسم کے فیصلہ کے محتاج ہیں۔ آپ نے سوال کیا گیا۔ کہ پاکستان عربوں کو کس قسم کی مدد دے گا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ یہ تو عربوں کی پالیسی اور رویہ پر منحصر ہے۔ لیکن پاکستان بہر حال اس اصول کو کہ لو۔ ایں کا کوئی ایک جنگ نہیں کرے گا پیش نظر رکھتا ہے۔

س۔ آپ کے خیال میں پاکستان کی فلاح دولت مشترکہ میں شامل رہنے سے ہے یا اس سے علیحدگی میں۔ ج۔ ابھی تک تو پاکستان کا فائدہ اس میں شامل رہنے میں ہے۔

س۔ پاکستان نے شمال مغربی سرحد پر مداخلت کی پالیسی کیوں اختیار کی۔ ج۔ اگر اس مداخلت کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس علاقے میں برطانیہ کے اثر میں دخل دیا جائے۔ تو جواب صاف ہے۔

س۔ پاکستان اور فقیر ایپی کے درمیان کیسے تعلقات ہیں۔ (ج) (مسکراتے ہوئے) فقیر ایپی کوئی حکومت نہیں

س۔ پاکستان اور شاہ افغانستان کے ذاتی نمائندہ سردار نجیب اللہ خان کی گفت و شنید کا کیا حال ہے۔ ج۔ پاکستان اور افغانستان کی گفت و شنید امید افزا ہے۔ بہت سا تبائی علاقہ پاکستان میں شامل ہونے کے لئے مستعد کر لیا گیا ہے (و۔ پ)

— ایبٹ آباد ۲۸ دسمبر۔ مسلم لیگ ضلع ہزارہ کی میٹنگ پٹھان ولی محمد خان اور منشی محمد ادریس کو صدر اور جنرل سکرٹری منتخب کیا گیا۔ (و۔ پ)

ہندوستانی حکومت کا اعتراف

لندن ۲۹ دسمبر۔ ایک رائٹر نوٹ بتلاتا ہے کہ حکومت ہندوستان افسوس کے ساتھ اعلان کرتی ہے۔ کہ اس کے ایک ہوائی جہاز کو ایک سخت حادثہ پیش آیا۔ یہ ہوائی جہاز ۲۷ دسمبر کو رات کے پونے ۹ بجے کراچی سے بمبئی جانے کے لئے روانہ ہوا کراچی سے تھوڑے فاصلہ پر ہوائی جہاز میں آگ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے ۱۹ مسافر اور چار افسروں کی جانیں تلف ہوئیں۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ (و۔ پ)

Digitzed by Khilafat Library, Rabwah

مہاراجہ پٹیالہ کی تقریر

پٹیالہ ۲۸ دسمبر۔ سٹیٹسمین کا نامہ نگار رقمطراز ہے کل شام فتح گڑھ صاحب گوردوارہ میں مہاراجہ پٹیالہ نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندو سکھوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اغوا شدہ مسلمان عورتوں کو واپس ان کے والدین کے سپرد کر دیں۔ آپ نے کہا کہ جس طرح میں اپنی عورتوں کی عزت کا خیال ہے۔ ایسے ہی جذبات مسلمان بھی رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم پر اخلاقاً اور مذہباً ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ کہ عورتوں کی عزت کو قائم کریں۔ اور مسلمان عورتوں کو واپس ان کے لوگوں کو حوالے کر دیں۔

مہاراجہ صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا کہ آج سکھ مذہب کی اصل روح۔ ہمدردی بنی نوع انسان اور خدمت خلق کا جذبہ سکھوں میں مفقود ہو گیا ہے۔ اور اس وجہ سے سکھ لوگ علاوہ سیاسی نقصان کے اور بھی بڑی بڑی تباہیوں کا شکار بنے ہیں۔ مگر انکی انفرادی جدوجہد سے نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے لئے قومی اور اجتماعی کوشش ضروری ہے۔ آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ بعض لوگ بدلے ہوئے حالات کا صحیح جائزہ نہیں لیتے۔ بلکہ اپنی اغراض کے پیش نظر لکیر کے فقیر بنے بیٹھے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ان نقائص کو دور کرنے کے لئے پٹھانکوٹ دربار مقرر کیا گیا ہے۔ تا ہر سکھ کے لئے عزت کی زندگی میسر کی جا سکے۔ اپنی ریاست کا ذکر کرتے ہوئے مہاراجہ نے کہا کہ اپنی سالگرہ پر ریاست میں نئی اصلاحات کا اعلان کر دیا جائے گا (و۔ پ)

توسیع کیبنٹ پر "ڈان" کی رائے زنی

کراچی ۲۹ دسمبر۔ پاکستان کی توسیع کابینہ پر رائے زنی کرتے ہوئے "ڈان" نے اپنے ایڈیٹوریل میں لکھا ہے۔ کہ عوام کو اس بات کا علم ہے۔ (اور ہر ایک کی خواہش بھی ہے۔) کہ پاکستان کے کابینہ میں ابھی مزید توسیع ہوگی۔ کیونکہ موجودہ صورت میں تھوڑے سے آدمیوں کو بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مزید وزراء کا تقرر بھی جلد عمل میں آجانا چاہیئے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ قائد اعظم اور وزیر اعظم پاکستان اس بارہ میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہتے تا ایسا نہ ہو کہ غلط انتخاب پر بعد میں پچھتانا پڑے۔

سر ظفر اللہ خان کے تقرر کے متعلق لکھا ہے کہ یہ انتخاب نہایت ہی پسندیدہ ہے۔ اسے عالمگیر تائید حاصل ہوگی۔ اور اس سے کیبنٹ کی ذہانت اور حکومت کرنے کی اہلیت میں بیش بہا اضافہ ہوا ہے (و۔ پ)

سرحدی اضلاع سے امن کی اپیل

۲۸ اگست ۲۸ دسمبر۔ سٹیٹسمین کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ امرتسر اور لاہور کے پولیس افسروں نے ہندوستان پاکستان سرحدوں کے مسلمان ہندو سکھوں سے ایک میٹنگ میں اپیل کی ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے باز آجائیں۔ انہوں نے کہا ایسے حملوں سے ہرگز کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ بلکہ ایک دوسرے کا ہی نقصان ہے۔ ہیزان افسروں نے لوگوں کو حکومتوں کے تعاون کا پورا پورا یقین دلایا۔

مسلم لیگ کانفرنس لکھنؤ میں منعقد کی جائے

لکھنؤ ۲۹ دسمبر۔ سٹیٹسمین کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ یوپی مسلم لیگ نے مسٹر محمد اسمٰعیل کو بیرٹ انڈین یونین مسلم لیگ کو یہ پیغام بھیجا ہے۔ جس میں درخواست کی گئی ہے۔ کہ مسلم لیگ کانفرنس لکھنؤ میں منعقد کی جائے۔ موجودہ حالات میں ہمیران کا مدراس پہنچنا نہایت مشکل ہے۔ اس لئے اس کے لئے لکھنؤ نہایت موزوں جگہ ہے۔

بقیہ صفحہ اول

مذکورہ بالا نوٹ میں حکومت پاکستان سے اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے آدمیوں اور قبائلیوں کو سرحد کشمیر سے فوراً ہٹانے کا انتظام کریں۔ اگر اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے کوئی قدم نہ اٹھایا گیا۔ تو حکومت ہند ادارہ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں اپیل کریگی۔ اگر بدھ وار تک اس نوٹ کا جواب نہ دیا گیا۔ تو ادارہ اقوام متحدہ کے ہندوستانی نمائندہ کو بذریعہ تار ضروری ہدایات بھیجدی جائینگی۔

نامہ نگار موصوف لکھتا ہے کہ ہم کشمیر میں انڈین ڈومینین کو سپلائی میں کافی دقتیں پیش آرہی ہیں برخلاف اس کے آزاد کشمیر گورنمنٹ کو بہت سی سہولتیں میسر ہیں۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران میں حملہ آوروں کی پوزیشن مضبوط تھی سامان ضرورت انہیں برابر پہنچ رہا تھا لہذا وہ دل گروہ کر کے اپنی کمین گاہوں سے نکلے۔ اور انہوں نے ہندوستانی فوجوں پر زبردست حملہ بول دیا۔ اس معرکہ میں ہندوستانی فوجوں کو قدرے پسپا ہونا پڑا۔ کہا جاتا ہے کہ صرف اوری کے علاقہ میں ۱۹ ہزار حملہ آور جمع ہیں۔ اس وقت آزاد کشمیر فوج کی تعداد ہندوستانی سپاہیوں سے دوگنی ہے۔ (گاڈ یہ)

— دمشق ۲۸ دسمبر گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ہفتہ کی دو یقینی اور ایک مشکوک واردات ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ دمشق و بیروت اب تک بالکل پاک ہیں۔ اور تین چوتھائی آبادی کے ٹیکہ لگایا جا چکا ہے (گاڈ یہ)